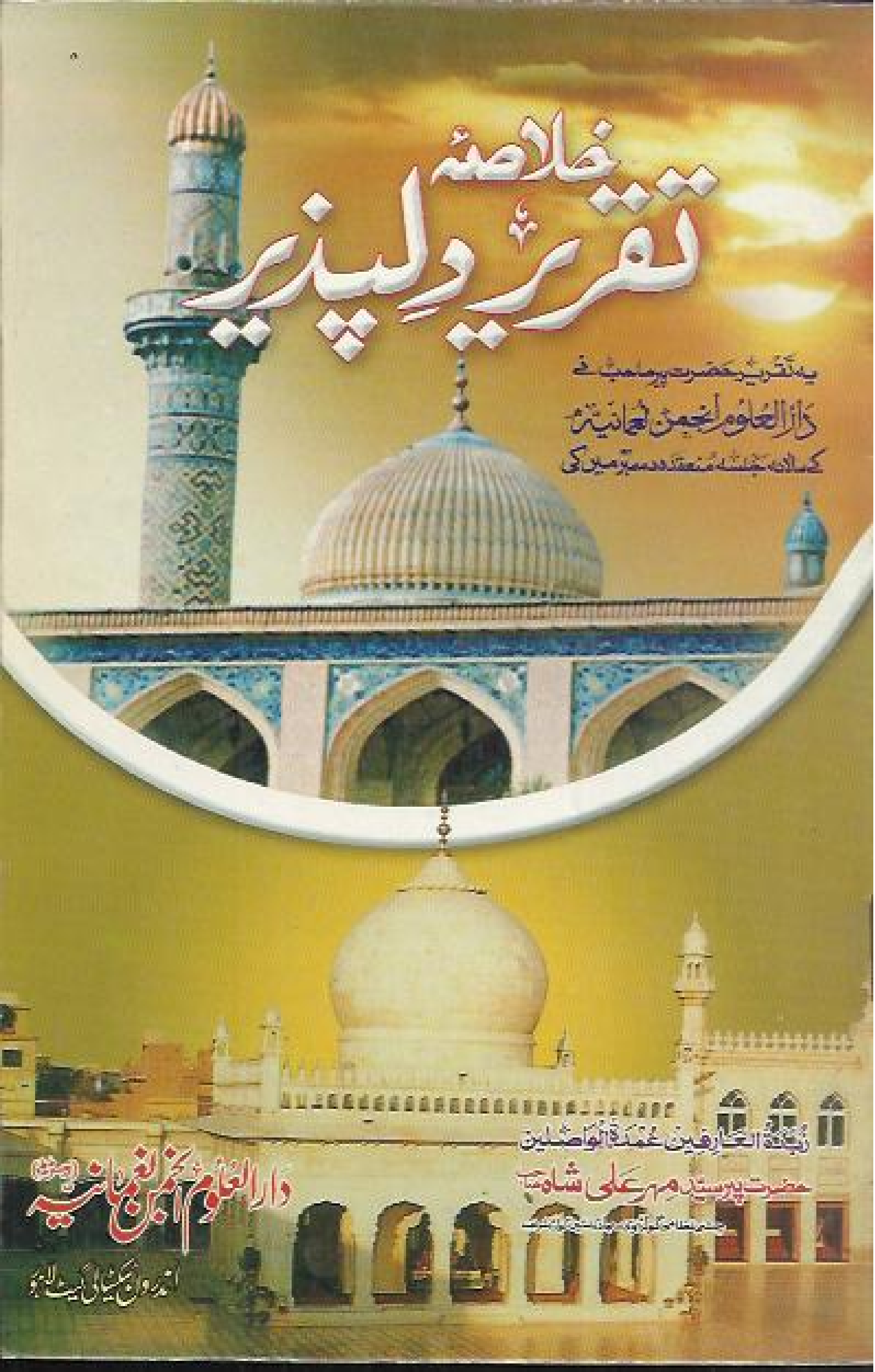


خلاصہ
تقریر دلپذیر

یہ تقریر حضرت پیر صاحب نے

دارالعلوم انجمن نعمانیہ

کے سالانہ جلسہ منعقدہ دسمبر میں کی

زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین

حضرت پیر سید مہر علی شاہ

دارالعلوم انجمن نعمانیہ (رجسٹرڈ)

اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور

یہ تقریر حضرت پیر صاحبؒ نے

دار العلوم انجمن نعمانیہ

کے سالانہ جلسہ منعقدہ دسمبر ۱۹۱۲ میں کی

خلاصہ

تقریر دلپذیر

زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین

حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ

چشتی نظامی گولڑوی سجادہ نشین گولڑہ شریف

دار العلوم انجمن نعمانیہ (رجسٹرڈ) اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور 7660308

بیاد

إِمَامُ الأئمہ سِرَاجُ الأُمَّہ سیّدُنا إمام اَعْظَمُ اَبُوحَنِیفہ

رَحِمَہُ اللہ تعالٰی

خلاصہ تقریر ------- قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت

پیر سید مہر علی شاہ صاحب

گولڑہ شریف

اشاعت اوّل ------- ۱۹۱۲ء دسمبر

اشاعت دوم ------- محرم الحرام ۱۴۲۵ھ/فروری ۲۰۰۴ء

ترتیب وتصحیح ------- حافظ محمد شاہد اقبال

کمپوزنگ ------- words maker Lhr.

تعداد ------- ۱۱۰۰

صفحات ------- ۱۲

ملنے کا پتا

دارالعلوم انجمن نعمانیہ

اندرون ٹکسالی گیٹ، لاہور، فون: 7660308

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آج سے 125 سال پہلے لاہور کے چند دردمند' علم اور مذہب دوست حضرات نے اہلسنّت و جماعت کے ایک عظیم دینی ادارہ دارالعلوم انجمن نعمانیہ واقع اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور کی بنیاد رکھی۔ ان کی محنت اور کاوش سے ادارہ دن بدن ترقی کی منازل طے کرتا رہا۔ کچھ ہی سالوں کے بعد جامعہ نعمانیہ سے دور دراز کے علاقوں سے سفر کر کے آنے والے طلباء قرآن کریم اور حدیث شریف کے علوم و معارف' تفسیر' حدیث' فقہ' اصول' ادب' بلاغت' منطق و فلسفہ اور دیگر علوم و فنون کے زیور علم سے آراستہ ہو کر برصغیر پاک و ہند اور دیار مغرب میں دین اسلام کی تعلیم و تبلیغ میں مشغول ہو جاتے۔ جو طلباء اپنی تعلیم سے فارغ ہوتے ان کو رخصت کرنے کے لئے ان کے اعزاز میں سالانہ عظیم الشان جلسہ منعقد ہوتا' جس میں انہیں دستار فضیلت اور اسناد دی جاتیں۔

جامعہ نعمانیہ کے سالانہ جلسوں کی روئیداد جامعہ کے کچھ رسائل سے ملی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں پر اہلسنّت و جماعت کے مشاہیر علماء کرام' مشائخ عظام اور پیران طریقت کثیر تعداد میں تشریف لاتے رہے ہیں۔ صرف جامعہ کے پچیسویں سالانہ جلسہ کی مختصر رپورٹ نذر قارئین ہے۔

دسمبر 1912 کو پچیسواں سالانہ جلسہ منعقد ہوا' اس وقت دارالعلوم انجمن نعمانیہ کو قائم ہوئے پچیس سال گذر چکے تھے۔ ہر سال جامعہ کا جلسہ تین دن ہوا کرتا تھا۔ اس سال چار دن مسلسل جلسہ ہوتا رہا۔ چاروں دنوں کے اجلاس بھرپور طریقے سے منعقد ہوئے اور علماء و سامعین کی بہت بڑی تعداد شریک ہوئی۔

جن علماء کرام نے خطاب فرمایا اور صدارتیں کیں' ان میں پیر طریقت'

رہبر شریعت، قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ گولڑہ شریف، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا مفتی وصی احمد صاحب محدث سورتی (پہلی بھیت)، حضرت علامہ مولانا ابو محمد سید دیدار علی شاہ صاحب الوری، حضرت علامہ مولانا مفتی حکیم سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی، حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی ابو العلاء امجد علی اعظمی صاحب صدر مدرس مدرسہ اہلسنّت و جماعت بریلی شریف (مصنف بہار شریعت)، حضرت پیر طریقت رہبر شریعت جناب دیوان سید محمد صاحب سجادہ نشین پاک پتن شریف اور حضرت مولانا مولوی مفتی ولی محمد صاحب شمس العلماء جالندھر کے علاوہ کئی اور علمائے کرام کے خطابات ہوئے۔

چوتھے اجلاس کی ایک خاص بات یہ تھی کہ دار العلوم جامعہ نعمانیہ کے علماء نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ اہلسنّت و جماعت کے لیے عموماً اور جامعہ ہذا کے اراکین و انتظامیہ کے لیے خصوصاً ایک عقائد نامہ تیار کیا جسے توثیق و تصدیق کیلئے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مجدّد دین وملت، مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی خدمت میں بریلی شریف بھیجا گیا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے ضروری ترمیم اور تصدیق کے بعد جامعہ ہذا میں واپس بھیجا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے ترمیم شدہ عقائد نامہ کو آپ کے خلیفہ، خاص مدرسہ بریلی شریف کے عظیم استاذ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نے جلسے میں حرفاً حرفاً حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔ بعد میں جامعہ کی انتظامیہ نے ''عقائد نامہ انجمن نعمانیہ'' کے نام سے طبع کروا کر تقسیم بھی کیا۔

اس جلسے کی ایک اور خاص بات یہ تھی کہ پیر طریقت رہبر شریعت اعرف العرفاء، اکمل الکملاء، حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی قادری سجادہ نشین آستانہ عالیہ گولڑہ شریف نے عالمانہ وصوفیانہ تقریر فرمائی۔ پیر صاحب کی تقریر ایسی

شاندار تھی کہ اس وقت کے اخبارات و رسائل نے حضرت پیر صاحب کی تقریر کو شائع کیا۔ جامعہ ہذا کی انتظامیہ نے بھی اپنے ماہانہ رسالہ میں حضرت پیر صاحب کی تقریر کا خلاصہ شائع کیا۔

ہمیں خوشی ہے کہ آج نوے سال کے بعد دوبارہ ہم پیر صاحب کی تقریر شائع کر کے اپنے اراکین اور قارئین تک پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں تاکہ اس دور کے عوام و خواص بھی اس تقریر کے فیوض و برکات سے استفادہ کر سکیں۔

جامعہ ہذا کی موجودہ انتظامیہ بھی اپنے اسلاف کی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے خدمت دین متین اور جامعہ کی ترقی و ترویج کی راہ پر گامزن ہے۔ گزشتہ سال تعلیمی انتظامات کے علاوہ تبلیغی مشن کے طور پر اپریل 2003ء میں عظیم الشان ''یوم امام احمد رضا بریلوی'' زیر سرپرستی صدر انجمن ہذا پیر سید محمد حسن شاہ صاحب منعقد کیا گیا۔ جس میں اہلسنّت و جماعت کے سیاسی و مذہبی اکابرین وقت نے بھرپور طریقے سے شرکت فرمائی۔ بطلیر حضرت علامہ مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقی صدر جمعیت علماء پاکستان و صدر متحدہ مجلس عمل پاکستان و صدر ورلڈ اسلامک مشن' حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صدر تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان و چیئرمین سنی سپریم کونسل و ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ' شیخ الحدیث' مناظر اسلام حضرت صاحبزادہ والاشان پیر سید محمد عرفان شاہ صاحب مشہدی (بھکھی شریف)' حضرت مولانا ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان و ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ لاہور' حضرت مولانا مفتی محمد خان قادری صاحب پرنسپل جامعہ اسلامیہ لاہور' حضرت مولانا پیرزادہ اقبال احمد فاروقی اور مولانا قاری زوار بہادر جنرل سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان صوبہ پنجاب کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء و عوام اہلسنّت نے شرکت فرمائی۔

پھر اسی سال ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ تا ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ میں حضرت مولانا صاحبزادہ قاضی محمد مظفر اقبال صاحب رضوی ناظم دارالاقامہ جامعہ ہذا کی سرپرستی میں چالیس روزہ دورۂ تفسیر القرآن کی کلاس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں اہلسنّت و جماعت کے ممتاز عالم دین، شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ مولانا پیر محمد چشتی صاحب شیخ الحدیث جامعہ معینیہ پشاور نے تدریسی فرائض سرانجام دیے۔ اساتذہ وطلباء کی ایک بڑی تعداد نے تفسیر القرآن کی کلاس میں داخلہ لیا۔ جن کی رہائش، طعام اور تعلیم کا انتظام بذمۂ جامعہ تھا۔ افتتاحی کلاس میں تشریف لانے والے علمائے کرام میں شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب، حضرت مولانا علی احمد سندھیلوی صاحب، حضرت مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی صاحب، حضرت مولانا صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ صاحب، حضرت مولانا صوفی محمد ارشد رضوی صاحب ناظم تعلیم جامعہ ہذا کے علاوہ عبدالستار غازی جنرل سیکرٹری جامعہ ہذا تھے۔ الحمد للہ! بڑے احسن انداز میں ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ کو اس کلاس کا اختتام ہوا۔

موجودہ انتظامیہ جامعہ کی تعلیمی اور تعمیری ترقی میں دن رات کوشاں ہے۔ تعلیمی اخراجات کے علاوہ جامعہ کی پرانی اور بوسیدہ عمارت گرا کر نئی عمارت تعمیر کی جارہی ہے۔ تعلیمی اور تعمیری اخراجات کو پورا کرنے کے لیے دردمند اہل ثروت و فضل حضرات قدم بڑھائیں اور جامعہ کو جس چیز کی ضرورت ہے اس کی معاونت کرکے دارین کی سعادتیں حاصل کریں، تاکہ اسلاف اور بزرگانِ دین نے جو پودا ایک سو پچیس سال پہلے لگایا تھا اسے مزید ترقی دی جاسکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خلاصۂ تقریر دلپذیر

عالی جناب حاجی الحرمین الشریفین اعرف العرفا اکمل الکملاء

حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی قادری

گولڑہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبْحَانَ مَنْ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ٥ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ اُنْزِلَ فِيْهِ "عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ" (التوبہ:۹/۱۲۸) وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَعِتْرَتِهِ الْمُطَهَّرِيْنَ بِتَطْهِيْرِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ "اَلَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ" (الفتح:۴۸/۲۹) اَلْفَازَةُ مِنْهُ بِفَضْلٍ جَسِيْمٍ وَعِلْمٍ عَمِيْمٍ. فَاَوَّلِيَّتُهٗ فِيْ اٰخِرِيَّتِهٖ وَاٰخِرِيَّتُهٗ فِيْ اَوَّلِيَّتِهٖ. كَمَا اَنَّ ظُهُوْرَهٗ فِيْ بُطُوْنِهٖ وَبُطُوْنَهٗ فِيْ ظُهُوْرِهٖ بِشَيْئِيَّتِنَا الثُّبُوْتِيَّةِ فِيْ قَوْلِهٖ "اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ" (یٰسین:۳۶/۸۱) وَالْوُجُوْدِيَّةِ بِقَوْلِهٖ "فَيَكُوْنُ" (یٰسین:۳۶/۸۱) ذَوَاتُنَا مَعَ مَكَانِ مِنِ اسْتِعْدَادِهَا فِي الْحَضْرَةِ الْعِلْمِيَّةِ خَزَائِنُهٗ وَفَيْضُهُ الْاَقْدَسُ كَمَا اَنَّ وُجُوْدَاتِنَا مَعَ لَوَاحِقِهَا فِيْ عَرْصَةِ الْعَيْنِ الْمُكْتَسِيْ كَسَاءً وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (الحجر:۱۵/۲۱) فَيْضُهُ الْمُقَدَّسُ مِنَّا عَلَيْنَا لَا مِنْهُ كَمَا اَنَّ مِنْهُ لَا مِنَّا مَا لَنَا وَاَوَّلُ ظُهُوْرَاتِهٖ حِيْنَ "اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى" (طٰہٰ:۲۰/۵) وَثَانِيْ شُيُوْنَاتِهٖ الْمُبَشَّرُ بِمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:۲۱/۱۰۷) كَمَا

أَنَّ اٰخِرَ رَحْمَاتِهِ إِذَا مَا "يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ" (البقرہ) أَوَّلُ إِذْ نَائِهِ فَهُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرَهُ كَمَا أَنَّهُ اٰخِرٌ بِخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ظُهُوْرُهُ وَمِنْ هٰهُنَا امْتَنَعَ مِثْلُهُ وَنَظِيْرُهُ فَإِنَّ الْأَوَّلَ لَيْسَ بِثَانٍ كَمَا أَنَّ الثَّانِيَ لَيْسَ بِأَوَّلٍ فَامْتِنَاعُ شَرِيْكِ الْبَارِيْ عَزَّ اسْمُهُ مِنْ ذَاتِهِ كَمَا أَنَّ عَدَمَ إِمْكَانِ نَظِيْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ بَعْضِ صِفَاتِهِ وَظَاهِرٌ أَنَّ الْمَقْدُوْرَاتِ غَيْرُ مُحِيْطَةٍ بِالْمَعْلُوْمَاتِ فَاتَّضَحَ الْأَمْرُ بِأَوْضَحِ الدَّلَالَاتِ بِغَيْرِ مَدْخَلِ مَسْئَلَةِ إِمْكَانِ الْكِذْبِ وَامْتِنَاعِهِ اَللّٰهُمَّ أَرِنَا حَقَائِقَ الْأَشْيَاءِ كَمَا هِيَ.[1]

---

[1] پاک اور بلند ہے وہ ذات کہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور اُسے ہر چیز کا علم ہے۔ اور درود اور سلام اُس ہستی پر جس کی شان میں نازل ہوا "عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ" (گراں ہے اس پر وہ جو تمہارے لیے نقصان کا باعث ہو اور وہ نہایت خواہشمند ہے تمہاری بھلائی کا۔ رؤف و رحیم ہے مومنوں کے حق میں) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت اور عترت پر جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تطہیر سے مطہر ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور احباب پر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت سے مشرف ہیں۔ سخت ہیں کفار پر اور مہربان ہیں باہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استفادہ سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل جسیم اور علم عمیم کی بدولت۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخریت میں اور آخریت اولیت میں مندرج ہے۔ جس طرح آپ کا ظہور بطون میں اور بطون ظہور میں مندرج ہے۔ ہماری ہستی کا ثبوت حق تعالیٰ جل شانہ کے قول "کن" سے اور وجود ارشاد "فیکون" سے ثابت ہے۔ ہماری ہستیاں اللہ تعالیٰ کے علم قدیم میں اپنی مخفی استعدادوں کے ساتھ اس کے غیبی خزائن اور فیض اقدس میں حاضر ہیں۔ اور ہمارے خارجی وجود اپنے لوازمات کے ساتھ عالم دُنیا کے میدان میں اندازۂ الٰہی کے مطابق وجود کا لباس پہن کر اسی کے فیض مقدس سے قائم ہیں۔ پس اس کے فیض مقدس کا منشاء ہماری استعدادیں ہیں جو ہم پر ظہور پذیر ہوتی ہیں نہ کہ اس کی ذات پر۔ اس کا اولین ظہور استوی علی العرش ہے اور اس کی شان ثانی وہ ہے جس کی بشارت اس کے ارشاد "وما ارسلناك الا رحمة للعالمين (ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر عالم کے لیے رحمت) میں موجود ہے۔ اور اس کی آخری رحمت کا ظہور اس وقت ہوگا جب کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور میں کوئی سفارش نہیں کرے گا۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق میں سب سے اول ہیں اسی طرح اذن شفاعت میں بھی سب سے اول ہوں گے۔ باعتبار ظہور خارجی آپ خاتم النبیین ہیں اور اسی وجہ سے آپ کی مثل اور نظیر ناممکن ہے کیونکہ جس طرح اول ثانی نہیں ہو سکتا ثانی بھی اول

حمد بے حد اس رب کریم و رحمان و رحیم کے لئے کہ جس نے بعد الوجود ہم کو اشرف مطالب اور افضل مراغب (یعنی علم) کی رہبانیت و اظہار فضیلت سے بقولہ تعالیٰ:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ [1] (الزمر:۲۹/۹) وقولہٗ تعالیٰ: وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ [2] (العنکبوت:۲۹/۴۳) وقولہٗ تعالیٰ: اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ [3] (الفاطر:۳۵/۲۸) وقولہٗ تعالیٰ: فِي اِيْمَانِهٖ لِاِبْرَاهِيْمَ. اِنِّيْ عَلِيْمٌ اُحِبُّ كُلَّ عَلِيْمٍ [4] ممتاز فرمایا۔ اور درود بے حد اس رؤف و رحیم پر کہ جس نے اپنی مجسمہ رحمت و رافت اور مکملہ عنایت و شفقت سے بقولہ علیہ السلام: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ رَجُلاً [5] علماء کی فضیلت ظاہر فرمائی۔

اس میں شک نہیں کہ شرف صفت بسبب شرف موصوف ہوا کرتا ہے اور علم مقابل جہل چونکہ صفات الٰہیہ واجبیہ سے ہے لہٰذا افضلیت علمی پر کوئی برہان قائم کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ حسن و قبح اشیائے شرعی ہو یا عقلی بہرکیف بیان مذکور بنا بر مسلک ہر دو فریق اہل نقل و عقل علمی فضیلت کے لئے کافی ثبوت ہے۔ چونکہ جمیع علوم کا احاطہ خارج از قدرت عبد و ناممکن ہے لہٰذا اہم العلوم و مہتم بالشان علم یعنی علم دین کی طرف توجہ اولاً ضروریات میں سے سمجھی جاتی ہے۔ چونکہ اس اشرف الانواع' مہجور الوطن

(بقیہ حاشیہ) نہیں ہو سکتا۔ پس جس طرح اللہ تعالیٰ کا شریک ہونا من حیث الذات ممکن نہیں اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی ہونا من حیث الصفات ناممکن ہے۔ یہ امر واضح ہے کہ ہر معلوم الٰہی تحت قدرت نہیں جیسے کہ خود ذات و صفات واجب الوجود۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ مسئلہ امکان و امتناع کذب کی مداخلت کے بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر کا امتناع واضح دلائل سے ثابت ہوا۔ الٰہی ہمیں حقائق اشیاء کا حقہ دکھلا دے۔

[1] تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان (کنز الایمان)

[2] نہیں سمجھتے مگر علم والے۔ (کنز الایمان)

[3] اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (کنز الایمان)

[4] میں علم والا ہوں اور ہر علم والے کو پسند کرتا ہوں۔ (مترجم)

[5] عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے سب سے ادنیٰ آدمی پر۔ (مترجم)

حضرت انسان کا اپنے اصل تک رسائی کا یہی ذریعہ ہو سکتا ہے نہ علوم عقلیہ محضہ۔ مثلاً مبدء فیاض حق سبحانہ تعالیٰ نے اس غریب مسافر سب سے پسماندہ و مجبور تر کو وطن اصلی میں پہنچنے کے لئے ہدایت فرمائی کہ خبردار کہاں تو اور کہاں میں؟ کہاں ہستی اور کجا نیستی؟ نابود کو کیا مجال ہے کہ بذاتِ خود کچھ دکھا سکے یا حق مولا ادا کر سکے' وہ خود ناچیز بغیر امداد و توفیق ہماری کے کیا کر سکتا ہے؟

اگر کچھ توفیق خداداد کے بعد تم سے ہو سکے تو صرف اپنی کاروائی کو اکیلا ہر ایک شخص عابد حضرت سلطان یعنی ہماری عالی جناب میں مت پیش کرنا' کیونکہ ناقص اور ردی متاع بذاتِ خود درصورت علیحدگی اس قابل نہیں ہوتا کہ حضرت سلطان میں پیش کیا جائے۔ البتہ! عیب پوشی کا ہم ہی تجھے ایک آسان راستہ بتاتے ہیں۔ اس معیوب اور ردی رخت اپنی کو عمدہ درضمن جید و عمدہ متاعوں اور رختوں کے ہمارے روبرو پیش کرو یعنی اپنی ردی اور ناقص عبادت و بندگی کو انبیاء، و اولیاء، و ملائکہ کی عبادات میں شامل کر کے بصیغہ جمع "اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ"۔ (ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ کنزالایمان) عرض کرو۔

ہماری شریعت منزلہ کا مسئلہ ہے کہ جب اجناس مختلفہ کو ایک عقد میں بیع کیا جائے اور پھر بعض اشیاء کا عیب ظاہر ہو تو اس صورت میں مشتری یا ہماری چیزوں کو واپس کرے یا سب کو رکھ لے نہ یہ کہ ردی کو واپس کرے اور اچھی کو رکھ لے جب بندے کے حق میں ہماری شریعت صرف ردی اور معیوب کے واپس کرنے کا فیصلہ نہیں دیتی تو سلطان الکل و مولی الکل کی شانِ خداوندی سے زیبا نہیں کہ ردی عبادت کو واپس کیا جائے' بلکہ یہی زیبا ہوگا کہ سب کو منظور کیا جائے۔

حضرات سامعین! یہ ایک تمثیل بطور مشت نمونہ خروارے از ہزار صرف اس غرض کے لئے پیش خدمت کر دی گئی ہے کہ یہ ثابت ہو جائے کہ بغیر علم دین و تعلیم شارع کے ایسے راستہ کا معلوم کرنا کہ جس سے اپنے خالق کی رضا حاصل کی جائے' یا وطن اصلی تک پہنچ جائے ناممکن ہے بغیر علم کے انسان گویا مردہ ہوتا ہے۔ ولنعم

مَا قِيْلَ

وَفِي الْجَهْلِ قَبْلَ الْمَوْتِ مَوْتٌ لِأَهْلِهٖ
فَأَجْسَامُهُمْ قَبْلَ الْقُبُوْرِ قُبُوْرٌ
وَإِنَّ امْرَءً لَمْ يُحْيِيْ بِالْعِلْمِ مَيِّتٌ
فَلَيْسَ لَهٗ حَتَّى النُّشُوْرِ نُشُوْرٌ

جاہل مرنے سے پہلے مردہ ہے۔ جہال کے اجسام گویا قبریں ہیں ظاہری قبور سے پہلے۔ اگر کوئی شخص علم سے بے بہرہ ہے تو وہ مردہ ہے نہ زندہ۔ قیامت تک وہ مردہ ہی ہے۔ (اس کے لیے زندگی نہیں ہے)

دینی علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ[1]۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (التوبہ: ۱۲۲/۹)

ترجمہ: تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔ (کنزالایمان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں دو مجلسیں (۱) مجلس اہل ذکر (۲) مجلس تعلیم وتعلم کو ملاحظہ فرمانے پر ہر دو مجلس کے اہل پر خوشنودی ظاہر فرمائی اور سلسلۂ تعلیم والے گروہ کو ذاکرین پر ترجیح دی اور فرمایا کہ اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا میں بحیثیت ومنصب معلّمی مبعوث ہوا ہوں۔ اور گروہ اہل علم کو شرف شمولیت بخشا۔ اور ان کے پاس جلوس فرمایا۔

یونس بن میسرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (مترجم)

کہ اَلْخَیْرُ عَادَةٌ وَالشَّرُّ لَجَاجَةٌ وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ. (بھلائی عادت ہے اور شر لجاجت (ضد) ہے اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ مترجم)

وایضاً خِیَارُ اُمَّتِیْ عُلَمَاءُ ھَا وَخِیَارُ عُلَمَاءِ ھَا فُقَھَاءُ ھَا. بہترین امت علماء ہیں اور علماء سے برگزیدہ اہل فقاہت وفہم ہیں۔

آیت مذکورہ وحدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ اہل قرآن واہل حدیث میں سے برگزیدہ گروہ اہل فقاہت وفقہائے کرام کا ہے۔ یعنی جن کو قرآن وحدیث میں سمجھ وفقاہت ہو بخلاف خیال اہل زمانہ موجودہ کہ فقہاء کو مقابل اہل قرآن وحدیث ٹھیراتے ہیں۔

بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلتَّفَقُّهُ فِی الدِّیْنِ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَلَا تَعَلَّمُوْا وَعَلِّمُوْا وَتَفَقَّھُوْا وَلَا تَمُوْتُوْا جُھَّالًا[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

مَا عِنْدَ اللّٰہِ بِشَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ فِقْهٍ فِی الدِّیْنِ.[2] فَقِیْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ[3] وَلِکُلِّ شَیْءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ الدِّیْنِ الْفِقْهُ[4] اَیْضًا اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ[5] وَاَیْضًا. لِلْاَنْبِیَاءِ عَلَی الْعُلَمَاءِ فَضْلُ دَرَجَتَیْنِ، وَالْعُلَمَاءُ عَلَی الشُّھَدَاءِ فَضْلُ دَرَجَةٍ.[6]

---

۱ دین کی سمجھ اور فقہ حاصل کرنا ہر مسلمان کا حق ہے۔ خبردار! تم علم پڑھو اور پڑھاؤ اور سمجھ بوجھ اور فقہ حاصل کرو اور جہالت کی موت نہ مرو۔ (مترجم)

۲ دین کی فقہ اور سمجھ حاصل کرنے سے افضل اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے۔ (مترجم)

۳ فقہ کا علم رکھنے والا ایک عالم شیطان پر ہزار عبادت گزاروں سے بھاری ہے۔

۴ ہر چیز کا ستون ہوتا ہے اور دین کا ستون فقہ کا علم ہے۔

۵ علماء انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔

۶ انبیاء کرام کو علماء پر دو درجے فضیلت ہے۔ اور علماء کرام کو شہداء پر ایک درجہ کی فضیلت حاصل ہے۔

سیدنا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں:

اَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَالِ ٭ اَلْعِلْمُ یَحْرِسُکَ وَاَنْتَ تَحْرُسُ الْمَالَ وَالْعِلْمُ حَاکِمٌ عَلَیْکَ وَالْمَالُ مَحْکُوْمٌ عَلَیْہِ. مَاتَ خَزَائِنُ الْاَمْوَالِ وَبَقِیَ خَزَائِنُ الْعِلْمِ ٭ اَعْیَانُھُمْ مَفْقُوْدَۃٌ وَاَشْخَاصُھُمْ فِی الْقُلُوْبِ مَوْجُوْدَۃٌ[1]

طالب علم دینی کا شان قَوْلُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ: اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رَضِیً بِمَا یَطْلُبُ[2]

طلباء کو فن کتابت سے کافی حصہ حاصل کرنا ضروری ہے۔

قَوْلُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ: قَیِّدُوا الْعِلْمَ بِالْکِتَابِ. وَاَیْضًا اِسْتَعْمِلْ یَدَکَ.[3]

کاتب کو اشکال حروف کی درستی اور ضبط بالنقطہ محل اشتباہ میں ضروری ہے۔ بروایات مختلفہ ثابت ہے کہ عربی زبان میں پہلا کاتب آدم علیہ السلام اور بعد طوفان نوح اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلے کاتب متقدمین سے وہ لوگ تھے جن کے اسماء حسب ذیل ہیں۔ ابجد۔ ہوز۔ حطی۔ کلمن۔ سعفص۔ قرشت۔ یہ لوگ یمن کے بادشاہ تھے۔

---

[1] ترجمہ: علم مال سے بہتر ہے۔ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی حفاظت کرتا ہے۔ علم حاکم اور مال محکوم ہے۔ مال و دولت کے خزانے ختم ہو جاتے ہیں اور علم کے خزانے باقی رہتے ہیں۔ (مترجم)

[2] ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ فرشتے (دینی) طالب علم کے پاؤں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں جب تک علم حاصل کرنے کے لئے راضی رہتا ہے۔ (مترجم)

[3] ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے علم کو لکھ کر قید کر لو۔ (مترجم) علم حاصل کرنے کے لئے اپنے ہاتھ کو عمل میں لا۔ (یعنی لکھ کر علم حاصل کر)۔ (مترجم)

اشکال حروف کو معمولی نظر سے دیکھنا نہ چاہیے۔ یہی اشکال الفاظ پر اور الفاظ معانی پر اور معانی امر مجمل باطن بسیط پر دال ہیں۔ اور وہی امر بسیط باطنی معانی بعد ازاں الفاظ بعد ازاں اشکال ونقوش سے ظاہر ہو رہا ہے۔ گویا عالم نقوش والفاظ و معانی متکثرہ میں اُسی کا ظہور ہے جس کی جلوہ گاہ باقی عوالم ہیں۔ بنظر اعتبار و تدبر جس عالم کو دیکھا جائے هُوَ الْاَوَّلُ، هُوَ الْاٰخِرُ، هُوَ الظَّاهِرُ، هُوَ الْبَاطِنُ کا درس ہو رہا ہے۔ عارفے فرمودہ۔

نخستیں بادہ کاندر جام کردند
ز چشم مست ساقی وام کردند

اس پر از جانب فقیر

بمہر آنکہ غیرش نیست موجود
زخود آغاز وہم انجام کردند

حضرات طلباء! آپ صاحبان میں سے کسی صاحب کو اگر جذبہ ازلی نے یہاں تک رسائی نصیب فرمائی تو پھر طبعاً خود بخود ہی نیاز مند کے پہلے سوال منجملہ سوالات مندرجہ ''رسالہ فتوحات صمدیہ'' متعلق لمیہ ترتیب حروف تہجی الف' ب' ت ث' الخ کا جواب منکشف ہو جائے گا۔

جملہ اہل اسلام پر بدلیل قولہ تعالیٰ:

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ (البقرہ:۲/۲۷۳) ان فقیروں کے لئے جو راہِ خدا میں روکے گئے۔ (کنزالایمان) طلباء علم دینی بما یتعلق بہ کی خدمت حسب توفیق واجب ہے۔

آخری معروض بحضرات طلباء! آپ صاحبان نے حدیث شریف: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کو بخوبی سمجھا ہوا ہے اس کی تعمیل نہایت ضروری سمجھیں۔ مبادا کہ خدانخواستہ لنساؤ نیت (جدل مراء) منہی فی الاحادیث کی وجہ سے اس عروۂ قصویٰ و

ربوۂ علماء سے گر جائیں اور بجائے حصول مرضاۃ خدا و رسول مورد سخط و غضب ہو جائیں۔

والسلام

الراقم کمینہ ترین خلق اللہ خادم العلماء و فقراء

عبدہٗ المذنب امیدوار دعا اصحاب والاصفات المدعو

مہر علی شاہ گولڑوی حال وارد لاہور

بر مکان محبی و مخلصی فی اللہ

برخوردار غلام محمد کوٹھیدار ۱۵ محرم الحرام ۱۳۳۱ ہجری

اعلانُ اپیل

دارالعلوم انجمن نعمانیہ میں نئے تعلیمی سال کا آغاز
شوال المکرم ۱۴۲۴ھ بمطابق دسمبر ۲۰۰۳ء سے ہو گیا ہے۔
حفظ و ناظرہ تجوید و قرأت کے علاوہ درسِ نظامی کی کلاسوں میں

داخلہ جاری ہے

خواہشمند طلباء داخلہ کے لئے رجوع کریں

جامعہ ہذا میں طلباء کی تعلیم و تربیت اور رہائش و طعام کے تمام اخراجات بذمۂ جامعہ ہوتے ہیں۔ اہل ثروت اور مخیّر حضرات سے پُر زور اپیل ہے کہ اپنے زکوٰۃ' صدقات و عطیات سے جامعہ کی مالی معاونت کریں تا کہ ادارہ آپ کے تعاون سے خدمت دین باحسن وجوہ انجام دے سکے۔

دارالعلوم انجمن نعمانیہ (رجسٹرڈ)

اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور

خالصتاً ایک دینی و مذہبی ادارہ ہے جہاں مقامی و مسافر طلبہ کو
مفت دینی و عصری تعلیم دی جاتی ہے، تعلیم خوراک اور
رہائش کے تمام اخراجات جامعہ کے ذمہ ہیں
جامعہ کی 125 سالہ پرانی عمارت گرا کر تین منزلہ
نئی عمارت تعمیر کی جارہی ہے ایک بلاک
کی تعمیر تکمیل کے مراحل میں دوسرے اور تیسرے بلاک کی تعمیر جاری ہے
نئی تعمیر میں طلباء کیلئے جدید سہولتوں کا خیال بھی رکھا گیا ہے
نئی لائبریری کے علاوہ جدید کمپیوٹر لیب بھی بنائی جائے گی
دین دوست اہل ثروت حضرات جامعہ کی تعلیمی و تعمیری ترقی میں
ہمارا ساتھ دیں اور دست تعاون بڑھائیں

منجانب **انتظامیہ دارالعلوم انجمن نعمانیہ** اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور